بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۹ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۹ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

113

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۷ شہادت کی رپورٹ میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں۔
"آج شام حضور کو چکروں کی تکلیف دوبارہ ہو گئی تھی گو عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔"

ربوہ ۲۸ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں مگر بجٹ کے مقابل وصولی ابھی کم ہے۔ ازراہِ کرم فوری توجہ فرما کر چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصد ادا کر دیجئے تا سلسلہ کے کاموں پر اثر نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس مذہب میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے

گناہوں کو ترک نہ کرنے کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں

"جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام اُن کو حاصل نہیں۔

یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶-۳۷)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں اپنی اور اپنی ہمشیرگان کی طرف سے اُن تمام احباب جماعت کا تہہ دل سے ممنون اور شکرگزار ہوں، جنہوں نے ہمارے شفیق اور محترم والد بزرگوار چوہدری بشیر احمد صاحب اور ہماری والدہ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ کے ۱۶ فروری کو چنیوٹ کے نزدیک کار کے حادثہ میں شہید ہونے پر، ذاتی طور پر خطوط اور تاروں کے ذریعہ محبت و شفقت اور تعزیت کا اظہار فرمایا اور اس طرح ہمارے لئے تسلی و تشفی کا باعث ہوئے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرماوے۔

چونکہ میں اور میری ہمشیرگان فرداً فرداً تمام احباب کو جواب دینے سے قاصر ہیں لہذا الفضل کے ذریعہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور التماس کرتے ہیں کہ احباب ہمیں اپنی بیش قیمت دعاؤں میں یاد رکھیں تا خدا تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرماوے اور ہمارا حامی و ناصر ہو آمین۔

مبشر احمد
(ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم آف راولپنڈی)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۴۵ ہش

درویشانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن درویشوں نے ہندوستان جیسے بت پرست ملک میں اسلام پھیلایا ہے ان کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ ابھی تک شاید سب ایسے درویشوں کی مکمل فہرست بھی تکمیل نہیں کی جاسکی۔ تاہم اخبارات میں روزانہ کسی نہ کسی درویش کے عرس کی خبر چھپتی رہتی ہے۔ ان عرسوں کا کم از کم یہی فائدہ ہے کہ مسلمانوں کو ان مبلغین کے کچھ نہ کچھ حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں جو محض اپنے مرشد کے ارشاد کی تعمیل کرنے کے لئے اپنے وطنوں اور رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کو چھوڑ کر تن تنہا اتنے بڑے اور لمبے سفر اختیار کر کے ایسے ممالک میں چلے جاتے تھے جہاں ان کی کوئی جان پہچان کرنے والا نہیں ہوتا تھا۔ نہ ان کے پاس ضروریات زندگی کے لئے کوئی سامان ہوتا تھا اور نہ ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جن لوگوں میں وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جارہے ہیں ان کی زبان کیا ہے اور ان کا مذہب کیا ہے وہ تو صرف یہ جانتے تھے کہ مرشد کا حکم ہے اس کی بجا آوری ان کی زندگی کا مقصد ہے جس کو انہیں لازمی طور پر پورا کرنا ہے۔

جس قدر حالات اخبارات میں آتے ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب عرس درویش شریعت کا پابند ہوتا تھا اور اس کی تمام زندگی اسلامی اخلاق کا نمونہ ہوتی تھی۔ وہ نہایت غیر موافق حالات میں صرف اپنے اخلاقِ عالیہ کی وجہ سے کامیاب ہوتا تھا۔ اگرچہ مقامی اور سیاسی قسم کے لوگ ان کی مخالفت کرتے تھے وہ اپنے اخلاق سے لوگوں میں اتنی ہر دلعزیزی حاصل کر لیتے تھے کہ مخالفین ان کو گزند نہیں پہنچا سکتے تھے کیونکہ ان کی ہر دلعزیزی اور اخلاقی بلندی سے مخالفین کے دلوں پر رعب بیٹھ جاتا تھا۔ جہاں تک ہمارا مطالعہ ہے ہم نے کسی درویش کو سیاست اور جنگ و جدل سے شغف نہیں دیکھا بلکہ وہ بجائے ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے ایک امن کی فضا قائم رکھتے تھے۔

غیروں کو تو جانے دیجئے اکثر بعض درویشوں کو خود مسلمان حکمرانوں سے ایذائیں پہنچ جاتی تھیں کیونکہ ان درویشوں کا رسوخ دیکھ کر ان کو اپنا رقیب خیال کرنے لگتے تھے۔ اس کے علاوہ خود مسلمان حکمرانوں نے اپنے درباروں میں ایسی بدعتیں رائج کر رکھی تھیں کہ یہ درویش نہایت بے باکی سے حق بات کہنے سے ذرا نہیں جھجکتے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں کہ ان درویشوں نے حکمرانوں کے بگڑے ہوئے حالات سنوار دیئے۔

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جہانگیر نے گوالیار کے جیل میں اسی لئے قید کر رکھا تھا کہ آپ نے درباری کورنش یا سجدہ کو جو بادشاہوں کو کیا جاتا تھا ان کو خلافِ شریعت قرار دیا اور جب جہانگیر کے دربار میں حاضر ہوئے تو درباری رواج کی پابندی سے انکار کر دیا جس پر ناراض ہو کر نہ صرف آپ کو جسمانی سزا دی گئی بلکہ جیل میں ڈال دیا گیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ جہانگیر کے برخلاف جن لوگوں نے مثلاً مہابت خان وغیرہ نے جب بغاوت کی تو چونکہ وہ لوگ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں تھے۔ جب انہوں نے نورجہاں اور جہانگیر کو قید کر لیا تو مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے مریدوں کو سرزنش کی اور کہا کہ قانونی حکمران کے خلاف بغاوت غیر اسلامی فعل ہے۔ فوراً جہانگیر وغیرہ کو رہا کر دیا جائے۔

اس سے واضح ہے کہ یہ درویش تبلیغ اسلام میں اس قدر منہمک تھے۔ اور ان کو اپنے اخلاقی نمونہ پر اس قدر بھروسہ تھا کہ وہ اسلام کو پھیلانے کے لئے مادی قوت کے کسی طرح قائل نہیں تھے۔ بلکہ حکومت کے ساتھ تعاون کرتے تھے اور حکمرانوں کے غلط احکام کے باوجود ان کے خلاف بغاوت کو اسلامی لحاظ سے غلط خیال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے تاریخ درویشان میں حکومت کے خلاف کہیں باغیانہ سرگرمیوں کا تذکرہ کبھی نہیں پڑھا۔ البتہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خود بادشاہ فقیروں کا اخلاقی رسوخ دیکھ کر رشک بلکہ حسد کرتے تھے اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔

ہندوستان بت پرستی کا بہت بڑا سمندر ہے۔ یہاں تک کہ آج تک اور اس دانش وری کے زمانہ میں بھی کروڑوں بت پرست یہاں موجود ہیں۔ یہ ان درویشوں ہی کی بے لوث خدمات کا کام تھا کہ اتنے بڑے بت پرستی کے گڑھ میں ایسے سوراخ کئے ہیں کہ ہندو متوں کی جڑیں ہل گئی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر محبت سے اسلام کی تعلیمات ہندوؤں میں پیش کی جائیں تو آج جو نفرت ان کو مسلمانوں کے خلاف موجود ہے وہ دور کی جاسکتی ہے
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں نے منظم تبلیغ و اشاعت کا کام کبھی نہیں کیا محض سوداگروں یا اور اس قسم کے ذرائع سے مختلف ممالک میں اسلام پھیلا ہے۔ ہماری دانست میں یہ غلط ہے مسلمانوں نے باقاعدہ اور منظم تبلیغ کی ہے اگرچہ ان کا سلسلہ دفتری تنظیم کا محتاج نہیں تھا۔ بلکہ یہ طریق تھا کہ ایک اعلیٰ سطح کا درویش اگرچہ حکم الٰہی سے اپنے مرید مختلف اطراف میں تبلیغ کے لئے ارسال کرتا تھا۔ ایسے سینکڑوں مرکز تھے مگر آہستہ آہستہ یہ سلسلہ درہم برہم ہو گیا اور ایسے لوگوں کے ہاتھ یہ کام آیا جو اس کے اہل نہ تھے جو محض اپنے بزرگوں کی کمائی پر قانع ہو کر بیٹھ گئے اگرچہ آج بھی ایسے مراکز موجود ہیں مگر ان میں کام کرنے والے اپنے بزرگوں کا اخلاص اور عزم کھو بیٹھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے مراکز مجددین وقت کے ذریعہ قائم ہوتے تھے جو لوگ مجدد وقت کی پہچان کر لیتے تھے وہ تو فعال رہتے تھے باقی لوگ پیچھے رہ جاتے تھے۔ چنانچہ گزشتہ سے پیوستہ صدی میں حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ کے ساتھ جن لوگوں نے کام کیا وہ تجدید و احیائے دین میں کامیاب رہے۔ آج بھی دیکھ لیں کہ وہ لوگ فعال اور اولوالعزمی سے اشاعت دین کا کام کر رہے ہیں۔ جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھام لیا ہے۔ اس سے واضح ہے آپ کی جماعت بھی اس وقت کامیابی سے کام کر سکتی ہے جب جماعت کے مبلغین ان اسلامی درویشوں کا سا اخلاق پیدا کریں اور ان کی طرح دین کے لئے ہمہ تن وقف ہو جائیں۔

قطعہ

چاندی نہیں۔ تو سونے کے جھولوں میں جھولنا
لیکن مرے عزیز! خدا کو نہ بھولنا
قطرہ موج بحر میں مل ـــــ بلبلہ نہ بن
موج ہوا کی پھونک سے ہرگز نہ پھولنا

تنویر

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

114

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام برائیوں کی جڑ ــــ بدظنی

(سلطان احمد پیرکوٹی)

اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس کے احکام فطرت انسانی کے مخالف نہیں۔ پھر اسلام میں ہر درجہ اور دنیا کے ہر خطہ اور ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان موجود ہے۔ یہ کسی خاص قوم۔ خطہ یا زمانہ کے لوگوں سے مختص نہیں پھر اسلام نے یہ اصول پیش کیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین دین میں جبر نہیں اس لئے اس کے احکام لوگوں پر بالجبر نہیں ٹھونسے گئے بلکہ ان کی حکمت بتلا کر ان پر چلنے کی تلقین کیجاتی ہے جس طرح ایک طبیب مریض کا معائنہ کرکے اس کے لئے مناسب نسخہ تجویز کرتا ہے اور پھر دوا کے ساتھ ساتھ بعض چیزوں سے پرہیز کرنے اور بعض خاص چیزوں کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہے اسی طرح اسلام میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اس صراط مستقیم کو واضح طور پر پیش فرمایا ہے جس پر چل کر انسان اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کر سکتا ہے وہاں اس نے انسان کو بعض افعال کے کرنے کی ترغیب دی ہے اور بعض سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔

قرآن کریم پر ادنیٰ نظر ڈالنے سے ان اخلاق حسنہ کا علم ہو سکتا ہے جن کو اپنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور ان اخلاق قبیحہ سے بھی انسان واقفیت حاصل کر سکتا ہے جن سے بچنے کا اُسے حکم دیا گیا ہے اس فرصت میں ان اخلاقِ قبیحہ میں سے ایک خلق کے متعلق کچھ بیان کیا جائے گا جسے بدظنی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بدظنی ایسی بُری عادت ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی شعبہ زندگی میں بھی صحیح طور پر کام نہیں کیا جا سکتا اس کے ہوتے ہوئے نہ تو بیوی اور بچوں کے تعلقات درست رہ سکتے ہیں اور نہ کوئی دوست اپنے دوست کے ساتھ وفا کر سکتا ہے حاکم و محکوم کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں عدالتیں اپنا کام نہیں کر سکتیں۔ ایک کارخانہ دار بدظنی کا شکار ہو کر مزدوروں سے اپنے تعلقات خراب کرلے گا اور اس طرح اس کا کاروبار ختم ہو جائے گا اور مزدور بدظنی کا شکار ہو کر رات کو خالی ہاتھ گھر آئے گا۔ غرض کوئی شعبہ زندگی بھی ایسا نہیں جس کا انتظام بدظنی کے ہوتے ہوئے قائم رہ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبیح خلق سے بچنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (الحجرات)

اے مومنو تم بہت سے گناہوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض ظن گناہ بن جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا۔ (النجم)

گمان اور ظن حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دیتا۔

ظن کا لفظ یقین اور شک دونوں کے لئے آتا ہے لیکن ان آیات میں یہ لفظ شک کے معنوں میں آیا ہے کیونکہ حق اور غالب گمان کبھی ٹکرایا نہیں کرتے وہ ایک دوسرے کے نقیض نہیں ہوتے۔ ان میں تضاد نہیں پایا جاتا پھر غالب گمان جو دلیل اور حجت پر مبنی ہوتا ہے اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب حق مخفی ہو۔ جب حق ظاہر ہو جائے تو پھر غالب گمان کا کوئی موقع نہیں ہوتا اس وقت صرف ظنون فاسدہ ہی حق کے مقابلہ پر آتے ہیں کیونکہ ان کی بنیاد دلیل پر نہیں محض ضد اور ہٹ پر ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گذار سکے وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ ایک ظن ہوتا ہے اور ایک یقین۔ ظن محض خیالی بات ہوتی ہے اور اس کی صحت اور سچائی پر کوئی حکم نہیں ہوتا بلکہ اس میں احتمال کذب کا ہوتا ہے لیکن یقین میں ایک سچائی کی روشنی ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بدظنی سے بچنے کی تاکید کی ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ۔ (بخاری)

ظن سے بچو ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔

ظن کی پیروی کرنا یا بدظنی کرنا مومنوں کی عادت نہیں ہوتی کیونکہ جہاں ایمان ہوگا وہاں بدظنی نہیں ہوگی اور جہاں بدظنی ہوگی وہاں ایمان نہیں ہوگا یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اتباع الظن یعنی ظن اور گمان کی پیروی کرنے کو کفار کی عادت قرار دیا گیا ہے جیسے فرمایا:۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا۔ (یونس)

کفار میں سے اکثر محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ظن حق کی جگہ کچھ کام نہیں آتا۔

پھر فرمایا:۔

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ۔ (النجم)

یہ لوگ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں یا اپنے نفس کی خواہشات کی۔ حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے وہ اس ہدایت کی پیروی نہیں کرتے۔

غرض ظن اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں جہاں ان میں سے ایک ہوگا وہاں دوسرا نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔" (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)

انبیاء علیہم السلام کے مخالف محض بدظنی کا شکار ہونے کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو کر اس کے جہنم کے وارث ہوئے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو رد کر دیا کہ

مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ۔ (المومنون آیت ۲۵)

یہ شخص فقط تمہارے جیسا ایک انسان ہے اور چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے اگر اللہ پیغمبر بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا۔ ہم نے اپنے پہلے باپ دادوں میں تو کوئی اس قسم کا واقع نہیں سنا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی بدظنی کا شکار ہوئے اور انہوں نے کہا

لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (یوسف آیت ۹)

یوسف اور اس کا بھائی یقیناً ہماری نسبت ہمارے باپ کو زیادہ پیارے ہیں۔ حالانکہ ہم ایک منضبط جماعت ہیں اس معاملہ میں ہمارا باپ کھلی کھلی غلطی میں پھنسا ہوا ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا

إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (الاعراف آیت ۶۷)

اے ہود ہم تجھ کو یقیناً بے وقوفی میں مبتلا پاتے ہیں اور ہم تجھے یقیناً جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم بھی بدظنی سے بچ نہ سکی اور اس نے کہا

إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ (الشعراء ۱۵۴)

اے صالح تو کسی اور قوم کا ایجنٹ ہے اور وہ قوم مال اور دولت سے تجھے تقویت پہنچا رہی ہے اور اور رشوت کے ذریعہ تجھ سے کام لے رہی ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہا۔

لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ۔ (اعراف ۹۱)

اگر تم شعیب کی پیروی کرو گے تو تم نقصان پانے والوں سے ہو جاؤ گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالفین بھی بدظنی کا شکار ہوئے چنانچہ فرعون نے آپ کو مخاطب کرکے کہا۔

أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا

بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ فَلَنَأْتِيَنَّكَ
بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا
لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ
مَكَانًا سُوًى (طٰہٰ ۵۸-۵۹)

اے موسیٰ کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے تاکہ اپنی سحر بیانی کے ذریعہ سے ہم کو ہماری زمین سے نکال دے اگر یہ بات ہے تو ہم بھی تیرے مقابلہ میں ویسا ہی جادو لائیں گے پس ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک (وقت اور) مقام مقرر کر اس سے تو اور ہم پیچھے نہ ہٹیں اور پھر وہ ایک ایسا مقام ہو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہو۔

فرعون اور اس کے ساتھیوں نے ایک اور موقع پر کہا۔

إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ
أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا
بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ۔ فَأَجْمِعُوا
كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا
وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ
اسْتَعْلَىٰ۔ (طٰہٰ ۶۴-۶۵)

یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) اور کچھ بھی نہیں صرف جادوگر ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہاری زمین سے نکال دیں اور تمہارے اعلیٰ درجہ کے مذہب کو تباہ کر دیں پس چاہیئے کہ تم بھی اپنی تدبیریں سوچ لو پھر سب کے سب ایک جماعت کی شکل میں آجاؤ اور جو شخص جیتے گا وہ ضرور بامراد ہوگا۔

یہ تو چند مثالیں ہیں قریباً ہر نبی کی قوم اس خطرناک مرض کا شکار ہوئی اس نے اپنے نبی کا انکار کیا۔ اور اس انکار کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کے غضب اور عذاب کا شکار ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"فرعون نے حضرت موسیٰ پر بھی بدظنی کی اور اپنے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص کا اصل مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کو زمین سے بے دخل کر کے خود قابض ہو جائے ایسا ہی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہی رائے قائم کی کہ یہ شخص مکّار ہے اور نبوّت کے بہانہ سے ہم لوگوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت قریش نے بھی یہی بدظنی کی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۹۶)

ہر نبی نے اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کو بدظنی کے خوفناک مرض سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس زمانہ کے مامور نے بھی اس سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ ان بعض الظن اثم ...... میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے۔ جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برُے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے ..... غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن سے بھی یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی بعض لوگ اس خیال کے بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے اس کو معمولی مرض نہ سمجھو بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۱-۳۷۴)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئی بیکار بنا دیتی ہے الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا۔ تو مبالغہ نہیں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

پھر فرمایا:۔

"بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۰ء)

آپ نے اپنے منثور کلام کے علاوہ اپنے منظوم کلام میں بھی اس بری مرض سے بچنے کیلئے اپنی قوم کو ہدایت کی۔

"جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط اُن کی زبان وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہر اک وقت بوتے ہیں
تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو
موسیٰ بھی بدظنی سے شرمندہ ہوگیا
قرآں میں خضر نے جو کہا تھا پڑھو ذرا"

(براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۹)

انسان دوسرے شخص کے دل کی بات معلوم نہیں کر سکتا اس کی نظر دوسرے انسان کے قلب کے مخفی گوشوں تک نہیں پہنچ سکتی اس لئے چاہیئے کہ وہ دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے بلکہ صبر سے نتائج کا انتظار کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قصہ بیان فرمایا کرتے تھے۔

"ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہنچے (دیکھا کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے اُن کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا خیال کروں گا مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہوں۔ اتنے میں زور کی ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا۔ ایک کشتی آرہی تھی وہ غرق ہوگئی وہ مرد جو عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے؟ تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اس دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں اس طرح کروں اور تجھے سبق حاصل ہو۔"

(البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمّہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے جس قدر بھی کام ہو۔ اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تاکہ مرکز مجلس کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آنی چاہیئے جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نیا محاذ

از مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے ہم اس لئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔"

یہ وہ عظیم الشان اعلان ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مغربی افریقہ کے حالیہ دورہ میں فرمایا۔ آپ نے اس تاریخی سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے زبردست جلوے دیکھے۔ اُدھر افریقن لوگوں کی بصیرت کا یہ حال تھا کہ آپ کے وجود میں لائبیریا کے پریذیڈنٹ ولیم ٹب مین کی آنکھوں نے "اس زمانے کا روحانی بادشاہ" دیکھا اور سیرالیون کی مسلم کانگرس کے پریذیڈنٹ مصطفیٰ سنوسی نے "اسلام کا ایک عظیم فرزند" پایا۔

اس دورہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے لوگوں کو نہ صرف مساوات محمدی کا پیغام اپنی زبان سے سنایا۔ بلکہ ان کے دکھوں اور دردوں کا مداوا کرنے کے لئے الٰہی منشاء سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" کی سکیم کا اعلان بھی فرمایا۔ جس کے مطابق وہاں ۳۰/۴۰ ہیلتھ سنٹرز اور ۷۰/۸۰ ہائر سیکنڈری سکول قائم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کی اشاعت دنیا بھر کے اخبارات میں ہوئی۔ اس کے لئے حضور نے ایک لاکھ پونڈ جمع کرنے کی اپیل فرمائی تھی جس پر احباب جماعت نے والہانہ جذبہ سے لبیک کہا۔ اب تک ایک لاکھ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے اور آئندہ دو سالوں میں مزید دو لاکھ پونڈ جمع ہونے کی امید ہے گویا الہام الٰہی "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" کا ظہور ایک بار پھر ہوا۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ "میں تینوں اتنا دیاں گا کہ تو رج جاویں گا" پورا ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کے عملی پہلو میں بھی ہماری توقعات سے بڑھ چڑھ کر برکت ڈالی ہے۔ ۲۵ جون ۱۹۷۰ء کو حضور نے مجلس نصرت جہاں کو قائم فرمایا۔ اور یکم نومبر ۱۹۷۰ء کو اس کے زیر انتظام پہلے ہیلتھ سنٹر کا غانا کے قصبہ کوکوفو میں پوری شان و شوکت سے افتتاح ہوا۔ پھر دوسرے ہیلتھ سنٹر کا افتتاح یکم مارچ ۱۹۷۱ء کو غانا کے قصبے اسکوارے میں۔ ہمارے تیسرے ڈاکٹر ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء کو غانا میں پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ آج ہم مزید ۱۳ ڈاکٹروں کو الوداعی عصرانہ پیش کر رہے ہیں۔ موجودہ صورتِ حال کا نقشہ یوں بنتا ہے۔

ملک	فوری مطالبہ	جو ڈاکٹر جا چکے ہیں	جو عنقریب جا رہے ہیں	مزید ضرورت
نائیجیریا	۱۰	-	۴	۶
غانا	۶	۳	۱	۲
آئیوری کوسٹ	۲	-	-	۲
لائبیریا	۲	-	-	۲
گیمبیا	۷	-	۴	۳
سیرالیون	۵	-	۴	۱
میزان	۳۲	۳	۱۳	۱۶

اس سکیم کا دوسرا حصہ مغربی افریقہ میں نئے سیکنڈری سکول قائم کرنا ہے جس کی ابتدا نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی وا (غانا) کے قیام سے یکم نومبر ۱۹۷۰ء کو ہوئی۔ دوسرا سکول تومنیہ (غانا) میں کھلا ہمارے تین ٹیچر (دو بھائی ایک بہن) ان کے انتظامات کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ نائیجیریا میں کچھ سکولوں کی منظوری ہوئی۔ جس کے لئے تین بھائی اور دو بہنیں وہاں جانے کے لئے پا بہ رکاب ہیں غانا میں مزید دو سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے اس سال کھل رہے ہیں وہاں جانے کے لئے اساتذہ کا ایک جوڑا تیار بیٹھا ہے۔ سیرالیون میں بھی ہمارے پہلے گرلز سکول کی منظوری ملنے کی جلد امید ہے۔

علاوہ ازیں وکالت تبشیر کے زیر انتظام پہلے سے ہی ان ممالک میں درجنوں سیکنڈری۔ مڈل اور پرائمری سکول اور تین ہیلتھ سنٹرز بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ نصرت جہاں سکیم اس سے آگے بڑھنے کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے آگے بڑھنے کا آغاز تو کر دیا ہے تاہم ضرورت کا تقاضا یہ ہے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

نصرت جہاں سکیم نے تو اب آگے ہی آگے بڑھنا ہے۔ اسلئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کے علاوہ ہمیں طویل المیعاد منصوبہ کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے جماعت کو ابھی سے اس محاذ کے لئے سپاہی مہیا کرنے کی تیاری کرنی چاہیئے اس طرح ہمارے اداروں کو زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر اور ٹیچر تیار کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ تاہم سب مل کر اپنے پیارے امام کی مندرجہ ذیل خواہش کو پورا کرنے والے بن سکیں

"پس افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے

اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب اللہ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی"

خطبہ مطبوعہ الفضل ۳ وفا ۱۳۴۹ھش

اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے ہی ہمیں امام وقت نے بتلایا ہے کہ :-

"اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ"

ہمت ایں رحمت نصرت را دہند ہمت الٰہی ورنہ
فضائے آسماں ہست ایں بہر حالت شود پیدا

تحریک جدید کے جہاد میں کمزوری دکھانا بڑی بدقسمتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

ہر احمدی جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھائی"۔

پس ہر احمدی پر لازم ہے کہ وہ اس ارشاد پر عمل کر کے محمدی فوج میں شامل ہو

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ میں صرف و نحو کی تدریس کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مولوی فاضل پاس ہو۔ خواہشمند دوست درخواستیں امیر صاحب یا صدر صاحب حلقہ کی سفارش کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ تقریباً دو سال سے ہلکا ہلکا بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے کبھی دس دن کچھ افاقہ اور پھر یوم بخار مکمل بخار نہیں اترتا آجکل کھانسی کی بھی شکایت ہے احباب خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ محمد اسلم ایاز انسپکٹر جائداد صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی ایک وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ ۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۴۱۶

میں سائرہ بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب قوم کمبوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مدار ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد سلائی مشین پرانی مالیتی -/۱۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ سائرہ بی بی سکنہ مدار ضلع شیخوپورہ ۷/۸ احمدیہ دار التبلیغ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں۔ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد:۔ محمد شریف سکنہ مدار ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۳۲۵

میں امۃ اللطیف خانم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب ایم بی بی ایس قوم ککے زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور مالیتی -/۵۵۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ اللطیف خانم فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔
گواہ شد:۔ مجید الحق خان کوئٹہ
گواہ شد:۔ ضیاء الحق خان کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۴۱۸

میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب قوم آرائیں۔ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے مالیتی -/۱۴۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۸۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی علاوہ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ بیگم سکنہ بشیر آباد ڈاکخانہ خاص۔ ضلع حیدرآباد سندھ
گواہ شد:۔ محمد اسحٰق خاوند موصیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ
گواہ شد:۔ امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۰۴۱۹

میں پارس بیگم زوجہ چوہدری عبدالمجید خان صاحب کالو گڑھی۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲/TDA ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۷ ماشے مالیتی -/۲۵۴ روپے
۲۔ مشین سلائی -/۱۵۰ ”
۳۔ بکری -/۱۵۰ ”
۴۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ پارس بیگم ساکن چک ۲/TDA ڈاکخانہ ۲/TDA۔ ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ عبدالمجید خان چک ۲/TDA ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ مشتاق احمد چک ۲/TDA ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۴۲۰

میں سکینہ بی بی زوجہ فضل کریم صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد سلائی مشین پرانی مالیتی -/۷۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سکینہ بی بی محلہ منصور آباد لائلپور شہر
گواہ شد:۔ فضل کریم خاوند موصیہ لائلپور
گواہ شد عطاء حسین شاد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور

مسل نمبر ۲۰۴۲۱

میں فضل کریم ولد محمد ابراہیم صاحب قوم اعوان پیشہ بیکار عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ فضل کریم محلہ منصور آباد لائلپور
گواہ شد:۔ حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب انچارج فضل عمر لائبریری لائلپور
گواہ شد:۔ عطا حسین شاد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۴۲۲

میں ملک خلیل احمد عابد ولد ملک فیض بخش صاحب مرحوم قوم چغتائی پیشہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک خلیل احمد عابد جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد اسماعیل ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔
گواہ شد:۔ ملک محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

۲

۲۹	مکرم پیر محمد اختر صاحب	علی پور چک چٹھہ	۵ــ۰۰	
۳۰	〃 محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ	کوئٹہ	۲ــ۰۰	〃
۳۱	〃 محمد عاشق صاحب	ساہیوال	۱۵ــ۰۰	〃
۳۲	〃 محمد یوسف صاحب	ماو کے بھگت ضلع سیالکوٹ	۲۳ــ۵۰	〃
۳۳	〃 محمد شریف صاحب	ٹیکسلا	۱۶ــ۰۰	〃
۳۴	〃 حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۵ــ۰۰	〃
۳۵	〃 نور احمد صاحب	لاہور	۱۷۰ــ۵۰	〃
۳۶	〃 چوہدری منور احمد صاحب	اسلام آباد	۵ــ۰۰	〃
۳۷	مکرمہ سید بی بی صاحبہ چک ۸۳ ب ــ	ضلع شیخوپورہ	۱۰۰ــ۰۰	〃
۳۸	مکرم ڈاکٹر عبد الشکور غنی صاحب	لاہور	۵ــ۰۰	〃
۳۹	〃 افتخار احمد صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰ــ۰۰	〃
۴۰	〃 ڈاکٹر اقبال احمد صاحب	مظفر گڑھ	۲۰ــ۰۰	〃
۴۱	〃 ودود احمد صاحب	لنڈن	۵۰ــ۰۰	〃
۴۲	〃 مبارک محمود صاحب		۵۲ــ۰۰	〃
۴۳	مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا مبشر احمد صاحب	پشاور	۱۰ــ۰۰	〃
۴۴	〃 محمودہ شاہدہ صاحبہ بی اے		۵ــ۰۰	〃
۴۵	〃 سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ	ربوہ ضلع جھنگ	۵ــ۰۰	〃
۴۶	مکرم امیر جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۷۰ــ۰۰	〃
۴۷	〃 میجر مظفر علی صاحب	راولپنڈی	۲۵ــ۰۰	〃
۴۸	〃 سیٹھ محمد یوسف صاحب	نواب شاہ ــ سندھ	۱۰ــ۰۰	〃
۴۹	〃 عبد الخالق صاحب پنشنر	تحریک جدید	۱۲۰ــ۰۰	〃
۵۰	〃 کریم احمد صاحب	کراچی	۲۵ــ۰۰	〃
۵۱	〃 صوبیدار فضل قادر صاحب	کھاریاں چھاؤنی	۳ــ۰۰	〃
۵۲	مکرمہ منظوراں بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب		۲ــ۰۰	〃
۵۳	مکرم میاں محمد عالم صاحب	لندن	۱۰ــ۰۰	〃
۵۴	〃 محمد نعیم چوہدری صاحب	کراچی	۱۰۰ــ۰۰	〃
۵۵	مکرمہ مس نثار منیر صاحبہ	لاہور	۵ــ۰۰	〃
۵۶	〃 اہلیہ صاحبہ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب کماکس	لاہور	۲ــ۰۰	〃
۵۷	مکرم سرور بشیر صاحب امریکی	مرحوم	۸۰۰ــ۰۰	〃
۵۸	〃 لیاقت علی مبارک صاحب	ربوہ	۲۰ــ۰۰	〃
۵۹	〃 شیخ بشیر احمد صاحب	کوئٹہ	۶۰ــ۰۰	〃
۶۰	〃 چوہدری مبشر احمد صاحب	کراچی	۱۰ــ۰۰	〃
۶۱	〃 سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب کماکس	ضلع لاہور	۱۰ــ۰۰	〃
۶۲	〃 حکیم غلام رسول صاحب چک ۱۷۶ ۔ ۹۸	ضلع رحیم یار خان	۱۵ــ۰۰	〃
۶۳	〃 نواب زادہ محمد احسن خان صاحب	بنوں لسٹی	۵ــ۰۰	〃
۶۴	〃 مکرم محبت خان صاحب	اطلاع غلام ـ ضلع گوجرانوالہ	۱۵ــ۰۰	〃
۶۵	〃 چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	(از طرف جماعت)	۱۰۰۰ــ۰۰	〃

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ)

وقف جدید کا کام ہمارا بنیادی فرض ہے

وقف جدید اسلام کے استحکام اور تربیت نفس کے لئے جدوجہد کا نام ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم کو کثرت سے پھیلائیں۔ اس پر عمل کریں اور کرائیں کیونکہ یہ نور جتنا کثرت سے پھیلتا ہے اتنا ہی اور درخشں اور روشنی بخش ہوتا جاتا ہے۔

کیا آپ نے سوچا کہ آپ صرف ۶/- روپے فی کس ادا کر کے کس قدر عظیم الشان برکات حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت جذب کر کے کتنے وسیع افضال کے وارث بن سکتے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم ڈاکٹر مرزا محمد اسلم صاحب سلیم میڈیکل ہال بھائی پھیرو تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے "تریاق سلیمانی" نے بیحد فائدہ دیا ہے۔ عرصہ سے بعارضہ گیس بھوک کی کمی اور بواسیر کی تکلیف سے بیمار تھا بلکہ بیماریوں کا مجموعہ تھا۔ خدا آپکو جزائے خیر دے۔ میرے جیسے کئی مریضوں کے منہ سے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہونگی دوائی ختم ہونیوالی ہے جلد بھجوا دیں۔" قیمت ۲ روپے، ۱۰ روپے۔

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

116

خدا کا نام بلند ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم مسجدیں اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو۔ بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ حضرت المصلح الموعودؓ کے تجویزہ لائحہ عمل کے مطابق جملہ افراد جماعت کو کمی حصہ شمولیت کے لئے تحریک فرماتے رہا کریں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔

"مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

ا: خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے

ب: شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

ج: دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہوگا۔

د: تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداروں کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہے۔

دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۷۴ـ۱۹۷۳ء سے ہوگا نیز اسی سال سے شہری مجالس کے عہدیداروں کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۷۲ـ۱۹۷۱ء اس سال ہو رہے ہیں اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـ ربوہ)

وقف جدید کے لئے وعدہ کرنے والوں کی آخری دعائیہ فہرست

یکم مئی ۱۹۷۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے حضور پیش کی جائے گی

اس سے پیشتر تین مکمل فہرستیں ان احباب کی جنہوں نے وقف جدید کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکی ہیں۔ اب انشاء اللہ العزیز آخری دعائیہ فہرست جو سال رواں کے وعدوں پر مشتمل ہوگی۔ یکم مئی کو حضور کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ ایسے دوست جن کے نام گزشتہ فہرستوں میں شامل نہیں ہوئے فوری توجہ فرما دیں اور جلد تر اپنے وعدہ جات سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

گمشدہ نقدی

۲۶/۴ کو کچھ رقم ریلوے پھاٹک کے نزدیک گری ہوئی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ملک بشارت احمد ۱/۴ دار الرحمت غربی دگل دفتر روزنامہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین اسلام کا ایک اعتراض اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں اس کا ردّ

آباء و اجداد کے غلط طریق کار کی اندھا دھند پیروی اور اس کا بُرا انجام

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس آیت میں بتایا کہ شیطان کی پیروی کرنے کا ایک یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اگر لوگوں کو خدا تعالیٰ کی بات ماننے کے لئے کہا جائے تو ان کی عقل ایسی ماری جاتی ہے کہ وہ کہہ دیتے ہیں ہم تو اپنے باپ دادا کی بات مانیں گے اور انہی کے پیچھے چلیں گے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا تو مکہ والوں نے آپ کا شدید مقابلہ کیا۔ وہ لوگ آخر کیوں مقابلہ کرتے تھے اس لئے کہ وہ کہتے تھے کہ کیا ہم اس مذہب کو چھوڑ دیں جس پر ہمارے آباؤ اجداد قائم تھے۔ گویا وہ کسی چیز کے ذاتی حسن کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ صرف حسنِ اضافی ان کے پیش نظر تھا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ جاہلانہ باتیں تھیں ان لوگوں نے ان کے لئے اپنا مال اور اپنے عزیزوں اور اقرباء تک قربان کر دیئے تاکہ وہ چیزیں جو ان کی ہیں بچ جائیں اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ دادا بیوقوف ہوں تو کیا پھر بھی تم وہی کچھ کرو گے جو وہ کرتے چلے آئے ہیں یعنی تمہارے باپ دادا تو اپنی بیوقوفی سے تباہ ہوئے تھے کیا تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر تباہ ہونا چاہتے ہو ... اس آیت میں مخالفین اسلام کا سب سے بڑا اعتراض یہ بیان فرمایا ہے کہ ہم تو اسی طریق کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا تھا۔ اس جگہ قَالُوْا سے یہ مراد نہیں کہ وہ منہ سے بھی ایسا کہتے ہیں۔ بہت لوگ منہ سے بھی ایسا کہتے ہیں لیکن بہت ہیں جو منہ سے نہیں کہتے مگر پھر بھی ان کے انکار کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ اور قول کا لفظ ان معنوں میں عربی زبان میں استعمال ہو جاتا ہے جیسے کہتے ہیں اِمْتَلَاَ الْحَوْضُ وَقَالَ قَطْنِیْ یعنی حوض بھر گیا اور اس نے زبان حال سے کہا کہ بس بس۔ اس آیت میں بھی اسی محاورہ کے مطابق قول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ نے مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ اتنا تو سوچیں کہ اگر ان کے باپ دادے ایسے ہوں کہ نہ کچھ بھی عقل رکھتے ہوں اور نہ راہ راست پر ہوں تو کیا پھر بھی وہ ان کے پیچھے چلتے چلے جائیں گے۔ یعنی کسی کی اتباع دو ہی طرح ہوتی ہے یا تو وہ بڑا عقلمند ہو اور یا پھر خدا تعالیٰ سے اس نے معرفت پائی ہو لیکن اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو کیا پھر بھی اس کی اتباع کی جاتی ہے! اور تمہارے باپ دادوں کی تعلیم ان دونوں امور سے خالی ہے نہ عقل کے مقابلہ میں ٹھہرتی ہے اور نہ آسمانی شہادت اس کی تائید میں ہے یہ ایک عجیب بات ہے کہ لوگ اپنے باپ دادوں سے دین کے بارے میں تو اختلاف نہیں کرنا چاہتے لیکن دنیوی امور کے بارہ میں وہ روزانہ ان سے اختلاف کرتے ہیں ہزارہا مثالیں اس امر کی پائی جاتی ہیں کہ دنیوی امور میں لوگوں نے اپنے باپ دادا کی اقتداء نہیں کی بلکہ انہوں نے صرف یہ دیکھا کہ ان کا فائدہ کس امر میں ہے وہ روزانہ ریلوں میں چڑھتے ہیں اور کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہمارے باپ دادا تو گدھوں پر سوار ہوتے تھے ہم ریل گاڑیوں پر کیوں سوار ہوں اسی طرح عقلی اور علمی باتوں میں ان کی پیروی نہیں کرتے بلکہ نئی روشنی کے علوم سے فائدہ اٹھاتے اور ان کے پیچھے چلتے ہیں مگر دین کا معاملہ ہو تو ان کے باپ دادا بڑے عقلمند بن جاتے ہیں حالانکہ خود ان کا عمل اس طریق کے خلاف گواہی دے رہا ہوتا ہے مگر ایسی عادت اور سوچی بات بھی جب ان کے سامنے رکھی جاتی ہے تو وہ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے اور صداقت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۳۲)

خالص اور دلی محبوں کا گروہ!

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخلصین جماعت کے متعلق بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا ... وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے" (تذکرہ صفحہ ۱۳۶)

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ خدائی جماعت قلیل تعداد میں ہونے اور محدود وسائل کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرتی ہوئی ان پر گامزن رہنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں بے حد ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ اس راہ میں وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو نظر انداز کر کے سلسلے کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے اور انہیں اس راہ میں اور زیادہ قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے اور ان قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے انہیں روحانی اور دنیاوی بے انتہا ترقیات سے نوازتا اور بے حد برکتوں سے مالا مال کرتا چلا جائے۔ آمین

مگر ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ اسی الہام میں یہ بھی فرماتا ہے کہ وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے،

جس قدر زیادہ قربانی کر کے ہم اپنی فدائیت اور اخلاص کا مظاہرہ کریں گے ان شاء اللہ اسی قدر زیادہ فضلوں کے وارث قرار پائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد)

آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ کا علاج ایثار

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"قوم کا مفید وجود بننے کے لئے یہ روح نہایت ضروری ہے اور جو شخص قوم کا مفید وجود بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ ایثار سے کام لے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان فتنہ برپا ہوگا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا۔ اس وقت مومن وہی ہوگا جو ایثار کریگا اور سمجھے گا کہ قوم کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور خلوت اختیار کر لوں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسانی اخلاق میں تنزل پیدا ہوتا ہے تو عام طور پر انسان خواہ مخواہ ہر چیز کو اپنا حق تصور کر لیتا ہے۔ اور ایثار کا لفظ کہ اسے اس قسم کی حرکات سے روکا گیا ہے۔ اگر کسی قوم کے افراد میں ایثار کا مادہ نہیں پایا جاتا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔"

(الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء)

(عبدالمالک خان قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)